

## پیش لفظ

میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حالت حال میں، حالت وصال میں، حالت ہجر میں اس بات کو سوچ کر لطف اندوز ہوتا ہوں کہ اس موضوع کا انتخاب میں نے کیوں کر کیا؟ ان سب باتوں کا جواب اپنی کیفیات جذبات اور احساسات کو محسوس کرنے کے بعد بھی میں خاموشی میں پاتا ہوں۔ پھر بھی مجھے ڈھونڈتے رہتا چاہیے، کہ ہر روپ میں کئی درشن ہوتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شاید کائناتی غافہ اُٹھے اور میں محبت پیٹ اپنے حافظے پر اس کا جواب نقش دیکھوں۔ شاعری، افسانہ، ناول، ڈرامہ ان اصناف سے جان پچان وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہوتی رہتی مگر کبھی کسی من چاہے دوست کو کسی پیارے عزیز کو عید کارڈ لکھتے ہوئے اپنے یادیات کا اطہار کرتے ہوئے یہ کب معلوم تھا کہ ایک وقت میں محبت کی ان تمام کیفیات کو تنقید کی عینک سے دیکھوں گا۔

شاید یہی وجہ ہو کہ ایم۔ فل کا مقالہ لکھنے کا مرحلہ آیا تو میں نے روایتی موضوعات سے ہٹ کر ”علمی ادب سے خطوط کے اردو تراجم: تجزیاتی مطالعہ“ کے تراجم کا انتخاب کیا۔ گوکہ انٹرنیٹ کی موجودگی اور صنعتی ترقی نے خطوط کے مترجمین نے چنان چیر کران گنت زمانوں سے رابطے کی ٹوٹی ہوئی سانسوں کا تعلق پھر سے جوڑ دیا۔ اس صنیف پر کام کرنا تھوڑا مشکل ضرور تھا مگر ناممکن نہیں، کیونکہ اچھوتے، نرالے، انوکھے کتنے ہی مضامین کے مذاکرات سامنے تھے مگر میری خوش بختی کہ تمام تر مراحل اڑان بھرنے سے پہلے گام گام، بام بام، مگر ان مقالہ ڈاکٹر محمد سید صاحب کی تحقیقی و تقدیمی ذوق کی بدولت چشم زدن میں طے ہو گئے۔

میرا یہ مقالہ بعنوان ”علمی ادب سے خطوط کے اردو تراجم: تجزیاتی مطالعہ“ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب کی تقسیم یوں کی گئی ہے۔

پہلا باب کا موضوع ”نوجوان ناول نگار کے نام خط“ ہے جس کے مترجم محمد عمر میمن ہیں۔ دوسرا باب کا

عنوان ”نو جوان شاعر کے نام خطوط“ ہیں جس کے مترجم رضی عابدی ہیں۔ تیسرا باب کا عنوان ”محبت کے خطوط“ یہ اس کا ترجمہ کار محمد عاصم بٹ ہیں۔ چوتھا باب کا عنوان ”جینی مارکس کے خطوط“ پرمی ہے یہ خطوط مرتب شدہ یہ اور ترجمہ شاہ محمد مری نے کیا ہے۔ پانچواں باب متفرق خطوط کے حوالے سے ہے۔ اس باب میں سعادت حسن منشو، ادیب سہیل، آصف فرنخی، نذری لغاری، قیصر شہزاد اور منور آکاش کے تراجم شامل ہیں۔ آخر میں محکمہ کے اندر تمام ابواب کا اجمالي جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ابواب کی ترتیب سے لے کر مواد کی فراہمی تک یہ سارا کام استاد ذی پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید صاحب کی شفقت و توجہ کا مرہون منت ہے۔ میں استاد مکرم کا تھہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری ہر مرحلے پر معاونت و رہنمائی فرمائی۔ اللہ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

میں اپنے تمام اساتذہ صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر صائمہ ارم، پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر قاسم کاشمیری، ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن، ڈاکٹر سفیر حیدر اور شعبہ کے دیگر تمام اساتذہ کا بے حد منون ہوں جنہوں نے مجھے علم جیسی دولت سے فیض یاب کیا۔ تمام اساتذہ کی محبتوں کا بہت شکر یہ۔

رب العالمین کی ذات کا بے پایاں احسانِ عزیم ہے کہ آپ کی رحمت کے طفیل اور والدین کی خصوصی دعاؤں کے نتیجے سے میں آج چند الفاظ تحریر کرنے کے قابل ہوا لیکن اگر میں یہاں پر اپنے ہر لعزیز دوست عمران جی ہرل کا شکر یہ ادا نہ کروں تو یہ سراسر نا انصافی ہو گی۔ میں اپنے مقابلے کی تکمیل پر تمام محبوب دوستوں کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے تحقیق کے دوران ہمیشہ حوصلہ دیا اور مجھے پُر امید رکھا۔ اللہ بادشاہ آپ سب کا حامی و حاضر ہے۔

## نوید عباس

جی سی یونیورسٹی، لاہور

